بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ

اور اُن کی تعظیم کرو اور اُن کی توقیر کرو (فتح : ۹)

تعظیم و توقیر

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر

۳

ادارۂ مسعودیہ ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد۔کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

DESIGNED & PROCESSED BY : AL-HADI PH : 652919

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ

اور اُن کی تعظیم کرو اور اُن کی توقیر کرو (فتح : ۹)

تعظیم و توقیر

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے ؛ پی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلہ نمبر

۳

اِدارۂ مسعودیہ ۶/۲، ای۔ ۵، ناظم آباد، کراچی

(اسلامی جمہوریۂ پاکستان)

Marfat.com

بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

کلام شیخ سعدی

کتبہ گوہر قلم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم قرآن کریم نہیں دیکھتے، ہم قرآن حکیم نہیں پڑھتے۔ سُنی سُنائی پر یقین کر لیتے ہیں، بہت بھولے ہیں ـــــ جب قرآن کریم میں ہر چیز کا روشن بیان ہے[1] اور ہر بات کی تفصیل موجود ہے[2] تو پھر قرآن کریم سے کیوں نہ پوچھا جائے ـــــ اِدھر اُدھر کیوں بھٹکتے رہیں؟ ـــــ ایک ایک کا مُنہ کیوں تکتے رہیں؟ ـــــ کوئی کچھ بتاتا ہے، کوئی کچھ ـــــ دل اُلجھ کر رہ جاتا ہے، دماغ پراگندہ ہو جاتا ہے ـــــ متاعِ عشق و محبت برباد ہونے لگتی ہے، جب وہ برباد ہو گئی تو پھر کیا رہ گیا؟ ـــــ ایک خاک کا ڈھیر، ایک بے جان لاشہ ـــــ محبت کی باتیں اتنی مشکل نہیں جو سمجھ میں نہ آسکیں ـــــ دل والا ہو تو بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے ـــــ یہ باتیں دماغ سوزی سے سمجھ میں نہیں آئیں گی

ہے دانشِ برہانی حیرت کی فراوانی

کسی بھی شخصیت سے جب تک محبت نہ ہو اور اس کی عظمت کا نقش دل میں نہ بیٹھے، اُس کے حضور ادب کا جذبہ پیدا ہو ہی نہیں سکتا ـــــ اللہ تعالیٰ نے جب محبت کی بات کی تو اپنی اور اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ایک ہی معیار رکھا[3]، دو معیار نہ رکھے تاکہ آپ کی قدر و منزلت کا کچھ اندازہ ہو جائے ـــــ اپنی جان سے بڑھ کر آپ سے محبت کو ایمان کے لیے شرطِ اول قرار دیا (توبہ: ۱۲) اور اس محبت کو تعظیم کے لیے شرطِ اول قرار دیا ـــــ اور تعظیم کو ادب کے لیے شرطِ اول قرار دیا ـــــ فرشتوں کے دل میں حضرت آدم علیہ السلام کا نقش عظمت بیٹھا تو سب کے سب سجدہ ریز ہو گئے[4] ـــــ

---

[1] سورۂ نحل: ۸۹ [2] سورۂ یوسف: ۱۱۱ [3] سورۂ توبہ: ۲۴

[4] سورۂ اعراف: ۱۱، سورۂ بقرہ: ۳۴

Marfat.com

برادرانِ یوسف (علیہ السلام) کے دل میں جب حضرت یوسف علیہ السلام کا نقش عظمت بیٹھا تو سب کے سب اُن کے حضور سجدے میں گر پڑے[5] ـــــ ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو محض ایک بشر اور انسان سمجھا اس لیے تعظیم کے لیے تیار نہ ہوا، ہمیشہ کے لیے مردود و ذلیل ہوا[6] ـــــ محبت فکر و نظر میں انقلاب پیدا کر دیتی ہے۔ یہ انقلاب پیدا نہ ہو تو انجام وہی ہوتا ہے جو ابلیس کا ہوا۔ ہمیں ہر آن اپنے فکر و نظر کی حفاظت کرنی چاہیئے ـــــ کوئی مسلمان انبیاء علیہم السلام کو محض ایک انسان اور بشر نہیں سمجھ سکتا کیوں کہ یہ فکر و خیال ابلیس کا ہے، یہود و نصاریٰ اور کفار و مشرکین کا ہے جس کا بار بار قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے[7] ـــــ اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک بار جو یہ بات کہلوائی (کہف : ۱۱۰) تو اس میں کفار و مشرکین کے خیالِ باطل کی تردید ہے کہ اگر ظاہری صورت میں تم کو بشر نظر آ رہا ہوں تو تم یہ نہیں دیکھتے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے تم میں سے کس پر وحی نازل ہوئی ؟ تو پھر تم جیسا بشر کیسے ہوا ؟

○

اللہ تعالیٰ نے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا نقش دلوں میں جمایا پھر آپ کی عظمت کا نقش دلوں میں بٹھایا تا کہ جب ادب کی باتیں کی جائیں تو یہ باتیں دلوں میں بیٹھتی چلی جائیں ـــــ تعظیم و تکریم کے لیے فرمایا :-

1. میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اُن کی تعظیم کرو[8]
2. اس رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو[9]
3. تو وہ جو اس پر ایمان لائیں، اور اس کی تعظیم کریں[10]

ایمان لانے کے بعد ہی تعظیم کا ذکر فرمایا پھر دل و جان سے مدد کرنے کا ذکر فرمایا، پھر آپ کی اطاعت و پیروی کا ذکر فرمایا ـــــ اس کے بعد یہ خوشخبری سنائی کہ ایمان لانے والے تعظیم کرنے

---

[5] سورۂ یوسف : ۱۰۰ [6] سورۂ اعراف : ۱۱ - ۱۲ [7] سورۂ ابراہیم : ۱۰، انبیاء : ۳، مومنون : ۲۴ - ۳۳، شعراء : ۱۸۶، یٰسٓ : ۱۵، ہود : ۲۷ [8] سورۂ مآئدۃ : ۱۲

[9] سورۂ فتح : ۹ [10] سورۂ اعراف : ۱۵۷

Marfat.com

والے، مدد کرنے والے، اطاعت و پیروی کرنے والے ہی تو بامراد ہیں[١١] ــــ بیشک دونوں جہاں میں سرفرازی کا یہی طریقہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا جائے، آپکی دل و جان سے تعظیم کی جائے اور اس تعظیم و ادب کو اپنے قول و عمل سے ظاہر کیا جائے ــــ محبت کی خوشبو پھیلے بغیر نہیں رہتی ــــ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی اطاعت کا ذکر فرمایا ہے وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا بھی ذکر فرمایا ہے ــــ جہاں اپنے حضور نافرمانی کا ذکر فرمایا ہے وہاں نبی کریم کے حضور بھی نافرمانیوں کا ذکر کیا ہے[١٢] ــــ اور یہ کہیں نہ فرمایا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اس نے رسول کی اطاعت کی بلکہ یہ فرما کر آپ کی عظمت کو بڑھایا، جس نے رسول کی اطاعت کی، اُس نے اللہ کی اطاعت کی[١٣] ــــ مقصود و مطلوب آپ کی محبت و اطاعت ہے جس نے آپ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے آپ کی اطاعت کی اللہ کا محبوب بن گیا[١٤] ــــ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبوں کے آثار اور نشانیوں کی تعظیم کا بھی حکم دیا ہے[١٥] ــــ کہ محبوبوں سے نسبت رکھنے والی چیزیں بھی محبوب ہوتی ہیں ــــ یہی محبت کی فطرت ہے۔

○

کسی بھی شخصیت کا نقشِ عظمت دل میں بٹھانے کا ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ اس کی آمد آمد کا ذکر کیا جائے اور اس کا نام نہ بتایا جائے ــــ اللہ تعالیٰ نے ظہور قدسی سے لاکھوں، کروڑوں سال پہلے انبیاء علیہم السلام کو جمع کیا اور اُن سے یہ عہد لیا کہ جب وہ آنے والا آئے تو سب اُس پر ایمان لائیں اور دل و جان سے اس کی مدد کریں[١٦] ــــ یہ معمولی واقعہ نہیں ایک عظیم واقعہ ہے ــــ پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام بیت اللہ کی بنیادیں اٹھارہے تھے تو دونوں ہاتھ پھیلائے اس آنے والے کے لیے دعا فرما رہے تھے[١٧] ــــ پھر ظہور قدسی سے تقریباً ۵۷۰ سال قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک عظیم اجتماع سے خطاب فرما رہے ہیں اور اُس آنے والے رسول کی خبر دے رہے

---

[١١] ایضاً : ۱۵۷ [١٢] سورۂ آل عمران : ۱۳۲، سورہ نساء : ۱۴ [١٣] سورۂ نساء : ۸۰، آل عمران : ۳۲، ۱۳۲

[١٤] سورۂ آل عمران : ۳۱ [١٥] سورۂ حج : ۳۰، ۳۲ [١٦] سورۂ آل عمران : ۸۱

[١٧] سورۂ بقرہ : ۱۲۹

Marfat.com

ہیں، ہر امتی کو جس کا انتظار تھا اور جس کے وسیلے سے فتح و نصرت کے لیے دعائیں مانگی جاتی تھیں۔ (البقرہ : ۸۹) ——— فرما رہے ہیں "میرے بعد ایک رسول آنے والا ہے جس کا نام احمد ہوگا"[۱۸] ——— یہ رفعِ ذکر کا وہ نظارہ ہے جو سارے عالم کو دکھایا گیا[۱۹] تاکہ آپ کی شان اور دوبالا ہو جائے ——— پھر جس کی آمد آمد کا ذکر کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا نے اپنی اپنی اُمتوں میں کیا اور دنیا میں ایک غلغلہ بپا ہُوا، اچانک اُس پیکرِ نُوری کی آمد کا اعلان فرمایا گیا[۲۰] ——— اور آپ کو ساری مخلوق میں افضل و برگزیدہ بنایا گیا[۲۱] ——— آپ کی عظمتِ شان کے اظہار کے لیے آپ کے آبا کی قسم کھائی[۲۲] ——— آپ کی حیاتِ مبارک کی قسم کھائی[۲۳] ——— آپ کے شہرِ مقدس مکہ معظمہ کی قسم کھائی[۲۴] ——— آپ کے اخلاقِ عالیہ کا ذکر فرمایا[۲۵] ——— آپ کی عادتِ کریمہ کا ذکر فرمایا[۲۶] ——— آپ کے علم و فضل کا ذکر فرمایا[۲۷] ——— آپ کی رحمتِ عامّہ کی شان یہ بتائی کہ سارے عالم کو گھیرے ہوئے ہے[۲۸] ——— تبلیغ و ارشاد کی شان یہ بتائی کہ آپ کی ذات سارے عالم کے لیے کافی ہے[۲۹] ——— نبوت و رسالت کی شان یہ بتائی کہ اب قیامت تک صرف آپ ہی کا فیض جاری رہے گا، کوئی نبی و رسول نہیں آئے گا[۳۰] اور قیامت کے دن عرش کے داہنی جانب صرف اور صرف آپ کی کرسی رکھی جائے گی (ترمذی شریف، کتاب المناقب) یہ ساری باتیں اس لیے کہی گئیں تاکہ سننے والوں کے دلوں میں آپ کا نقشِ عظمت قائم ہو اور کوئی آپ کے ظاہر کو دیکھ کر اپنے جیسا انسان نہ سمجھ بیٹھے اور دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہو ——— جس طرح کفار و مشرکین اور یہود و نصارٰی نے سمجھا اور ذلیل و رسوا ہوئے[۳۱] ——— قرآن کریم کا دامن حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کے موتیوں سے بھرا ہوا ہے، دیکھنے کے لیے نظر چاہیے ——— آیئے کچھ اور نظارہ کریں ——— اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ خود ہر مسلمان کی رگِ جاں سے قریب ہُوا[۳۲]

---

[۱۸] سورۂ صف : ۶ — [۱۹] سورۂ قدر : ۴ — [۲۰] سورۂ مائدہ : ۱۵

[۲۱] مسلم شریف، باب فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ترمذی شریف، کتاب التفسیر [۲۲] سورۂ بلد : ۳ [۲۳] سورۂ حجر : ۷۲

[۲۴] سورۂ بلد : ۱-۲ — [۲۵] سورۂ قلم : ۴ — [۲۶] سورۂ توبہ : ۱۲۸

[۲۷] سورۂ تکویر : ۲۴، سورۂ نسآء : ۱۱۳ — [۲۸] سورہ انبیآء : ۱۰۷ — [۲۹] سورۂ سبا : ۲۸

[۳۰] سورۂ احزاب : ۴۰ — [۳۱] سورہ ابراہیم : ۴۰ — [۳۲] سورۂ قٓ : ۱۶

Marfat.com

اور تاجدارِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر مسلماں کی جاں سے قریب کیا[۲۳] ــــــ خود فرما رہے ہیں "کوئی مومن ایسا نہیں جس کے ساتھ میں، دنیا و آخرت میں قریب نہیں"[۲۴] ــــــ آپ کی شان کیا بیان کی جائے، ساری امت پر آپ کو گواہ بنایا گیا[۲۵] ــــــ آپ کو وہ قرآن عطا فرمایا جس میں ہر چیز کا روشن بیان اور تفصیل موجود ہے[۲۶] ــــــ آپ کو ہزار مہینوں سے افضل لیلۃ القدر عطا کی گئی[۲۷] ــــــ آپ کو مقام محمودؔ کی بشارت سنائی گئی[۲۸] ــــــ آپ پر درود بھیج کر اُس مسند عظمت پر بٹھایا گیا[۲۹] جس کی بلندیوں کا ادراک انسان کے بس کی بات نہیں ــــــ آپ ہی کی رضا و خوشنودی کے لیے قبلہ کا رُخ بدل دیا گیا (بقرہ : ۱۴۴) ــــــ بیشک ع تو جدھر ہے اُدھر خدائی ہے۔

○

اللہ کو اپنے محبوبوں سے بڑی محبت ہے ــــــ اُن سے تو محبت ہے ہی، اُن چیزوں سے بھی محبت ہے جن سے محبوبوں کو نسبت ہے ــــــ اس 'رمزِ محبت' کو اچھی طرح سمجھ لیجیے ــــــ دل میں اتار لیجیے ــــــ لکڑی کا وہ صندوق جس میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کے تبرکات تھے، قرآن حکیم نے اس کو 'چین کا گھر' قرار دیا[۳۹] اور فرشتوں نے اسے اٹھایا[۴۰] ــــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے 'نشانِ قدم' کو بیت اللہ کے سامنے رکھوایا اور اپنی نشانی قرار دیا[۴۱] ــــــ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے 'نشانِ راہ' کو اپنی نشانی قرار دیا اور اس کے گرد چکر لگانے کی اجازت دی گئی[۴۲] ــــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عالی نسبتوں کی وجہ سے دنیا کی ساری مساجد میں سے تین مسجدوں کا انتخاب فرمایا اور دور دراز کا سفر کر کے اِن مسجدوں کی زیارت اور ان میں عبادت کی اجازت مرحمت فرمائی[۴۳] ــــــ اس اجازت میں کیا راز تھا؟ ــــــ وہی رازِ محبت جس کو عقل والے نہیں سمجھ سکتے۔

---

[۲۳] سورۂ احزاب : ۶ [۲۴] بخاری شریف، کتاب الاستقراض، مسلم شریف، کتاب الجمعہ

[۲۵] سورۂ احزاب : ۴۵، سورۂ فتح : ۸، سورۂ مزمل : ۱۵ [۲۶] سورۂ نحل : ۸۹، سورۂ یوسف : ۱۱۱

[۲۷] سورۂ قدر : ۳ [۲۸] سورۂ بنی اسرائیل : ۷۹ [۲۹] سورۂ بقرہ : ۲۴۸ [۴۰] ایضاً، ۲۴۸

[۴۱] سورۂ بقرہ : ۱۲۵، سورۂ آلِ عمران : ۵۷ [۴۲] سورۂ بقرہ : ۱۵۸

[۴۳] جامع الرضوی، جلد ۲، ص ۳۱۲ بحوالہ بخاری شریف

Marfat.com

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدِ حرام میں سفر کرکے حاضری کی اس لیے اجازت دی کہ اس کو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام[44] اور نہ معلوم کتنے ہزاروں، لاکھوں انبیاء، وصلحاء امت سے نسبت ہے اور سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں عبادت و ریاضت فرمائی ــــــ مسجدِ اقصیٰ میں سفر کرکے حاضری کی اس لیے اجازت دی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خیمہ کی جگہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس کی بنیاد رکھی پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو تعمیر کرایا[45] ــــــ اور مسجدِ نبوی شریف میں سفر کرکے حاضری کی اس لیے اجازت دی کہ اس کی تعمیر میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ لیا[46] اس کو مرکزِ اسلام بنایا، اسی کے متصل ہی قیام فرمایا ــــــ آج ازواجِ مطہرات کے سارے حجرے بلکہ مدینہ منورہ کا بڑا حصہ مسجدِ نبوی شریف میں داخل ہو گیا ہے ــــــ آپ خود اس مسجد شریف میں آرام فرما رہے ہیں اور ساتھ ہی حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ــــــ ساری بہاریں نسبتوں کی ہیں ــــــ اللہ اللہ! محبوبوں کی اداؤں کو اللہ تعالیٰ نے عبادت کا حصہ بنا دیا[47] ــــــ اس رمزِ محبت کو سمجھنے کی کوشش کریں پھر سب باتیں سمجھ میں آتی چلی جائیں گی ــــــ

(۹)

جب دل میں کسی کی محبت و عظمت گھر کر جاتی ہے تو اس محبوب کے حضور ادب کے لیے ابھارتی ہے ــــــ محبت خود بخود ادب سکھاتی ہے ــــــ وہ محبوب کی خامیاں تلاش نہیں کرتی ــــــ یہ اس کی فطرت کے خلاف ہے ــــــ وہ محبوب کی ہر ادا پر جان فدا کرتی ہے ــــــ خامیاں اور برائیاں تلاش کرنا تو دور کی بات ہے وہ محبوب کی برائی سننا بھی پسند نہیں کرتی، برائی کرنے والوں سے منہ پھیر لیتی ہے ــــــ پھر کبھی پلٹ کر نہیں دیکھتی ــــــ اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم

---

[44] سورۂ بقرہ: ۱۲۷، جامع الرضوی، جلد ۲، صفحہ ۳۰۹

[45] سورۂ سبا: ۲-۱۳، سورۂ اسراء: ۱، جامع الرضوی: جلد ۲، صفحہ ۳۱۰

[46] جامع الرضوی، جلد ۲، صفحہ ۳۱۰ بحوالہ بخاری شریف، سورۂ توبہ: ۱۰۸-۱۰۹

[47] سورۂ حج: ۳۲، سورۂ بقرہ: ۱۵۸

Marfat.com

کو اپنا محبوب بنایا ۔۔۔۔۔۔ ہمارے لیے نمونہ بنایا[۴۸] ۔۔۔۔۔۔ محبت کرنے اور محبت کی باتیں کرنے کا حکم دیا ۔۔۔۔۔۔ ذہنی پراگندگی اور پریشاں خیالی کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا ۔۔۔۔۔۔ اللہ اکبر! عاشق کو آدابِ محبت سکھا کر جینے کا سلیقہ بتا دیا ۔۔۔۔۔۔

○

(۱) ۔۔۔۔۔۔ نامِ نامی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ادب سکھایا ۔۔۔۔۔۔ خبردار! نام لے لے کر اس طرح نہ پکارو اور نہ بلاؤ جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے اور بلاتے ہو[۴۹] ۔۔۔۔۔۔ اور خود بھی قرآن کریم میں نام لے کر خطاب نہ فرمایا جس طرح اور نبیوں کے نام لے کر خطاب فرمایا ہے[۵۰] ۔۔۔۔۔۔

(۲) ۔۔۔۔۔۔ آپ کے خرامِ ناز اور چال کا یہ ادب بتایا کہ نہ بڑھ بڑھ کر باتیں کرو اور نہ چلتے چلتے آگے نکلو[۵۱] ۔۔۔۔۔۔

(۳) ۔۔۔۔۔۔ دولت کدے میں حاضری کا یہ ادب سکھایا کہ گھر کے باہر سے ہرگز ہرگز آپ کو آواز نہ دو ۔۔۔۔۔۔ انتظار کرو کہ آپ خود باہر تشریف لے آئیں[۵۲]

(۴) ۔۔۔۔۔۔ ازواجِ مطہرات کا یہ ادب بتایا کہ کبھی کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو[۵۳] ۔۔۔۔۔۔

(۵) ۔۔۔۔۔۔ دولت کدے پر حاضری کا ادب یہ بتایا کہ بغیر بلائے نہ جاؤ، جب کبھی کھانے پر بلائیں تو وقت پر جاؤ، یہ نہیں کہ پہلے سے چلے جاؤ اور کھانا پکنے کا انتظار کرتے رہو[۵۴]

(۶) ۔۔۔۔۔۔ اور دعوت کا ادب یہ سکھایا کہ جب کھانا کھا چکو تو خواہ مخواہ بیٹھے باتیں نہ کرتے رہو کہ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے واپس چلے آؤ[۵۵]

(۷) ۔۔۔۔۔۔ خلوت کدے میں کوئی خاص بات کرنے کا ادب یہ بتایا کہ اگر تنہائی میں بات کرنے کا ارادہ ہو تو پہلے اللہ کی راہ میں کچھ صدقہ دو (کہ تم ایک بڑے دربار میں حاضر ہو رہے ہو) پھر حاضر

---

[۴۸] سورۂ احزاب : ۲۱ [۴۹] سورۂ نور : ۶۳ [۵۰] سورۂ مآئدہ : ۴۱، ۶۷، انفال : ۶۴، ہود : ۴۸، بقرہ : ۳۵، قصص : ۳۰، صٰفٰت : ۱۰۴، ۱۰۵

[۵۱] سورۂ حجرات : ۱ [۵۲] سورۂ حجرات : ۴-۵ [۵۳] سورۂ احزاب : ۵۳

[۵۴] سورۂ احزاب : ۵۳ [۵۵] سورۂ احزاب : ۵۳

Marfat.com

ہو کر سرگوشی میں بات کر سکتے ہو[۵۶]

(۸) ـــــ محفل کا ادب یہ سکھایا کہ جب سرکارِ دو عالم گفتگو فرما رہے ہوں تو خوب کان لگا کر سنو کہ دوبارہ متوجہ کرنے کی نوبت ہی نہ آئے کہ یہ بات بھی ادب کے خلاف ہے ـــــ اگر متوجہ کرنا ہو تو اُنظُرنا کہو یعنی ہم پر دوبارہ نظرِ کرم فرمایئے[۵۸] ـــــ

(۹) ـــــ بات کرنے کا ادب یہ سکھایا کہ جب آپ سے باتیں کرو تو خبردار آپ کی آواز سے اونچی آواز نہ کرنا اور نہ تڑخ کر بولنا ایسا نہ ہو کہ اس بے ادبی کی وجہ سے تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر تک نہ ہو[۵۹] ـــــ

(۱۰) ـــــ مجلسِ مشاورت کا ادب یہ بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مسئلے پر گفتگو کے لیے بلائیں اور سب جمع ہوں تو خبردار! بغیر آپ کی اجازت کے کوئی اٹھ کر نہ جائے[۶۰] ـــــ اگر کوئی اجازت لینا چاہے، جس کو چاہیں آپ اجازت دیں[۶۱] اور جس کو چاہیں اجازت نہ دیں۔

(۱۱) ـــــ یہ محفل بڑی عالی محفل ہے ـــــ جو لوگ آڑ لے کر چپکے سے چلے جاتے ہیں، اللہ اُن کو دیکھتا ہے، خبردار! ایسا نہ کرو کہیں تم کسی مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاؤ اور تم پر دردناک عذاب نہ آن پڑے[۶۲] ـــــ اللہ اکبر یہ وہ بارگاہِ ادب ہے جہاں آواز اونچی کرنے پر اعمال ضائع ہو رہے ہیں[۶۳] ـــــ جہاں محفل سے بلا اجازت چلے جانے پر دردناک عذاب کی وعید سنائی جا رہی ہے ـــــ بیشک ؎

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا

(۱۲) ـــــ آپ کے فیصلے کا یہ ادب کہ جو فیصلہ فرما دیں، دل سے تسلیم کیا جائے، ذرہ برابر دل میں غبار نہ رکھا جائے[۶۴] ـــــ

---

[۵۶] سورۂ مجادلہ: ۱۲، ۱۱۳، ۸، ۸ [۵۷] سورۂ بقرہ: ۱۰۴ [۵۸] سورۂ بقرہ: ۱۰۴
[۵۹] سورۂ حجرات: ۲-۳ [۶۰] سورۂ نور: ۶۲ [۶۱] سورۂ نور: ۶۲
[۶۲] سورۂ نور: ۶۳ [۶۳] سورۂ حجرات: ۲ [۶۴] سورۂ نساء: ۶۵

Marfat.com

(۱۳) ـــــ وہ فیصلہ فرمادیں تو کسی کو کوئی اختیار نہیں [۶۵] ـــــ وہ بے اختیار نہیں اُن کے سامنے ہم بے اختیار ہیں۔

(۱۴) ـــــ آپ کے حکم کا یہ ادب کہ جب بلائیں فوراً حاضر ہو جاؤ [۶۶] خواہ نماز ہی میں کیوں نہ ہو ـــــ

(۱۵) ـــــ حکم کی تعمیل میں ذرا سی سستی پر تین صحابۂ کرام کی وہ گرفت ہوئی کہ اُن کی جان پر بن گئی زمین باوجود وسعت کے تنگ ہو گئی، [۶۷] سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بولنا کیا بند کیا، سب نے بولنا بند کر دیا ؎

تو کیا بدل گیا کہ زمانہ بدل گیا!

چالیس [۴۰] دن اسی کرب و اضطراب میں گزر گئے پھر وحی نازل ہوئی توبہ قبول ہوئی۔ جان میں جان آئی، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے گلے لگایا، سب نے گلے لگایا، سب بولنے لگے ـــــ

(۱۶) ـــــ ازواجِ مطہرات کا یہ ادب کہ اُن کو مومنین کی مائیں قرار دیا [۶۸] اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ادب کہ آپ کو باپ کہنے سے منع کر دیا گیا [۶۹] کہ آپ اللہ کے محبوب اور رسول ہیں ـــــ آپ کی شان بہت عالی ہے ـــــ بھائی تو بھائی، آپ کو باپ کہنا بھی گستاخی ہے ـــــ

(۱۷) ـــــ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ادب کہ آپ کے پردہ فرمانے کے بعد ازواج مطہرات کو مومنین پر حرام کر دیا [۷۰] اور فرمایا کہ اُن سے کسی کا نکاح کرنا اللہ کے نزدیک بہت بڑی جسارت ہے [۷۱] ـــــ وہ زندہ ہیں، وہ پایندہ ہیں۔

(۱۸) ـــــ اللہ کے حضور گناہوں کی معافی مانگنے اور توبہ کرنے کا یہ سلیقہ بتایا کہ جب گناہ ہو جائے تو سیدھے ہمارے پاس نہ آؤ، ہمارے محبوب کریم کے پاس جاؤ پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو، توبہ کرو اور آپ بھی اُس کی سفارش فرمائیں تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پائیں گے [۷۲]

---

[۶۵] سورۂ احزاب: ۳۶ [۶۶] سورۂ انفال: ۲۴ [۶۷] سورہ توبہ: ۱۱۷

[۶۸] سورۂ احزاب: ۶ [۶۹] سورۂ احزاب: ۴۰ [۷۰] سورۂ احزاب: ۵۳

[۷۱] ایضاً: ۵۳ [۷۲] سورۂ نساء: ۶۴

Marfat.com

(۱۹) ـــــ اللہ تعالیٰ نے آپ کے وسیلے سے آپ کی امت کے اگلے پچھلے گناہوں کی بخشش کا وعدہ فرمایا[۴۳] اور دنیا ہی میں جنت کی بشارت دے دی ـــــ بیشک آپ رحمت عالم ہیں[۴۴] ـــــ آپ کے ہوتے اُمت پر عذاب ہو ہی نہیں سکتا[۴۵] ـــــ

(۲۰) ـــــ اللہ تعالیٰ کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ذرا سی بھی ایذا رسانی گوارہ نہیں ـــــ مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ اس طرح نہ ستانا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اُن کے ماننے والوں نے ستایا تھا[۴۶] ـــــ پھر فرمایا کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قول و عمل سے ایذا دیتے ہیں اُن پر اللہ کی لعنت ہے اور آخرت میں ذلت کا عذاب[۴۷] ـــــ اور دردناک عذاب[۴۸] ـــــ جب ادنیٰ سی ایذا رسانی پر یہ وعیدیں ہیں تو آپ کی شان میں زباں درازیوں اور گستاخیوں کا کتنا بڑا عذاب ہوگا؟ ـــــ

ایک منافق امام بدنیتی سے حضور انور صلی اللہ علیہ کی شان گھٹانے کے لیے نماز میں ہمیشہ سورۂ عبس پڑھا کرتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابی کو بھیج کر اُس منافق امام کا سر قلم کرا دیا[۴۹] حالاں کہ وہ قرآن ہی پڑھا کرتا تھا مگر نیت میں کھوٹ تھا، گردن زدنی قرار دیا گیا ـــــ خلفائے راشدین اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی اور بدنیتی برداشت نہیں کر سکتے تھے یہ اُس سچی محبت کا تقاضا تھا جس سے اُن کے سینے روشن تھے۔

○

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسی محبت کرتے تھے اور آپ کا جیسا ادب اور تعظیم کرتے تھے، اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی ـــــ حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ادب و تعظیم کے جو ایمان افروز مناظر دیکھے اُن کو بیان کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں:

قسم خدا کی بادشاہ کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں ـــــ میں قیصر و کسریٰ

---

[۴۳] سورۂ فتح : ۲ [۴۴] سورۂ انبیاء : ۱۰۷ [۴۵] سورۂ انفال : ۳۳

[۴۶] سورۂ احزاب : ۶۹، ۵۳ [۴۷] سورۂ احزاب : ۵۷ [۴۸] سورۂ توبہ : ۶۱

[۴۹] تفسیر روح البیان، جلد ۱۰، ص ۳۳۱

Marfat.com

اور نجاشی کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اُس کے ساتھی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھی اُن کی تعظیم کرتے ہیں[۸۰] ــــــ

حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ مناظر اُس وقت دیکھے جب وہ مشرف باسلام نہ ہوئے تھے ــــــ وہ فرماتے ہیں، صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) ــــ

○ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی لینے کے لیے آپس میں جھپٹتے تھے۔

○ آپ کی بارگاہ میں اُونچی آواز سے نہ بولتے تھے۔

○ چہرۂ مبارک کو آنکھ بھر کے نہیں دیکھتے، سر جھکائے بیٹھے رہتے تھے[۸۱]

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ادب و تعظیم کے واقعات کیا بیان کیے جائیں، وہ سراپا محبت تھے۔ وہ سراپا ادب تھے ــــــ چند واقعات پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱) ــــ ایک مرتبہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی ایک لگن میں لیے باہر آئے تو صحابہ جھپٹ پڑے، جس کو پانی کا ایک قطرہ نہ ملا اس نے دوسرے صحابی کی ہاتھ کی تری کو چھو کر اپنے چہرے پر مل لیا[۸۲] ــــ

(۲) ــــ ایک صحابی، سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال اُتار رہے تھے اور گرد گھیرا ڈالے صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) کھڑے تھے، زمین پر گرنے سے پہلے بالوں کو اپنے ہاتھ پر لے لیتے[۸۳] ــــ اور بطور تبرک محفوظ کر لیتے۔ آج پوری دنیا میں یہ تبرکات محفوظ ہیں۔

(۳) حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میرے پاس حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال ہونا میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے[۸۴]

(۴) ــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لکڑی کے پیالے کو

---

[۸۰] بخاری شریف، جلد ۱ ص ۳۷۹ [۸۱] ایضاً ص ۳۷۹ [۸۲] بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف ص ۲۰، [۸۳] مسلم شریف جلد ۲ ص ۲۵۶ [۸۴] بخاری شریف، جلد ۱ ص ۲۹

Marfat.com

جان سے لگا کر رکھا تھا[۸۵] ـــــ جس کو ایک جاں نثار نے آٹھ لاکھ درہم میں خریدا۔

(۵) ـــــ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اُن کی وصیت کے مطابق کفن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتا پہنایا گیا، آپ کی چادر میں لپیٹا گیا، آپ کا تہبند باندھا گیا ـــــ گلے، منہ اور اُن اعضاء پر جو سجدہ کے وقت زمین پر لگتے ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک، اور تراشہ ناخن اقدس رکھے گئے[۸۶] ـــــ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سامنے ہوں یا نہ ہوں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی تعظیم و توقیر میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے دلوں میں بسے ہوئے تھے ـــــ اور یہ ادب اُن کو آپ ہی نے تعلیم فرمایا ـــــ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہو تو سامنے نہ تھوکے[۸۷] ـــــ کیوں نہ تھوکے؟ کہ اس طرف بیت اللہ ہے ـــــ بیت اللہ سامنے ہو یا نہ ہو، اس کی تعظیم و تکریم ہر مسلمان پر لازم ہے ـــــ ایک صحابی نے نماز پڑھاتے وقت قبلہ کی طرف تھوک دیا، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوکتے ہوئے دیکھ لیا ـــــ فرمایا، آئندہ یہ شخص لوگوں کو نماز نہ پڑھائے[۸۸] ـــــ اور پھر اُس نے کبھی نماز نہ پڑھائی ـــــ حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شاید سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ـــــ "تو نے اللہ و رسول کو اذیت دی اور اُن کو ستایا"[۸۹] ـــــ اپنے کسی قول و عمل سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت نہ دیں ـــــ آپ کی تعظیم و توقیر مقصود حیات ہے، مطلوب پروردگار ہے ـــــ جس کا دل آپ کی محبت اور ادب و تعظیم سے خالی ہے وہ ایمان سے محروم ہے، یہی قرآن کا فیصلہ ہے ـــــ اپنے ایمان کی حفاظت کریں ـــــ یہ ایک گوہر بے بہا ہے ـــــ تنہا نہ رہیں، سچوں کے ساتھ رہیں[۹۰] ـــــ سچے وہ ہیں جن کی صحبت میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و الفت اور ادب و تعظیم پیدا ہو ـــــ جن کی صحبت میں آپ کے سینے محبتِ رسول علیہ التحیۃ والتسلیم سے خالی ہونے لگیں اور آپ بے ادب و گستاخ

---

۸۵ بخاری شریف، جلد ۲، ص ۸۴۲ ۸۶ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف، جلد ۵، ص ۱۳۸ ۸۷ مشکوٰۃ شریف، ص ۶۹
۸۸ ایضاً، ص ۷۰ ۸۹ ایضاً، ص ۷۰ ۹۰ سورۃ توبہ : ۱۱۹

Marfat.com

بلنے لگیں اُن سے اس طرح بچیں جس طرح انسان درندوں سے بچتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوشیار رہیں ____ درندوں سے تو صرف جان کا خوف ہوتا ہے اور ایسے انسانوں سے ایمان کا خوف رہتا ہے ____ ایمان ہی سب سے قیمتی متاع ہے ____ یہ لُٹ گئی تو سب کچھ لُٹ گیا ____

مولیٰ تعالیٰ ہمارے دلوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعظمت کا نقش جمائے ____ آپ کے حضور باادب رکھے، پریشان خیالیوں اور لب کشائیوں سے محفوظ رکھے آمین! ____ بلا شبہ بامراد ہوا جس نے اس در پر سر جھکایا ____ کامیاب ہوا جس نے ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا ____ سرفراز ہوا جو آپ کے نقشِ قدم چلتا رہا۔

۱۷ر جمادی الاوّل ۱۴۱۴ھ
۲ر نومبر ۱۹۹۳ء

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہٗ
کراچی

Marfat.com

صلى الله عليه وسلم

١٤٠٧ھ

Marfat.com

ادارۂ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ، ۶/۲، ۵۔ای ناظم آباد، کراچی ۔فون 92-21-6614747

۲۔ ضیاءالاسلام پبلی کیشنز ۔ضیاءمنزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم روڈ، کراچی فون نمبر 2633819-2213973

۳۔ محمد عارف وعبدالراشد مسعودی ۔اسٹاکسٹ ادارۂ مسعودیہ کراچی
شاپ نمبر B-2 سرنج منزل امام بارگاہ اسٹریٹ نزد کچھی میمن مسجد بالمقابل گلف ہوٹل صدر کراچی، پاکستان ۔فون نمبر: 021-5217281
موبائل: 0320-5032405

۴۔ مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی نمبر ۵، فون: 4910584-4926110

۵۔ ضیاءالقرآن ۔ 14 ۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی
فون: 021-263041-2210212

۶۔ فرید بک اسٹال ۳۸ ۔اردو بازار لاہور فون نمبر ۔ 042-7224899

۷۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم ۔
کڈہالہ (مجاہد آباد)، آزاد کشمیر براستہ گجرات، اسلامی جمہوریہ پاکستان ۔

۸۔ گلوبل اسلامک مشن 355 والنٹ اسٹریٹ سویٹ ۲ یونکرس، نیویارک 10701،
P.O.Box:1515 ٹیلیفون: 1705-709(914) فیکس: 1593-709(914)

۹۔ جناب منیر حسین مسعودی، 46 ہولی لین، سمیتھوک، ویسٹ مڈلینڈز B67 7JD، انگلینڈ، U.K. ۔

Marfat.com

ادارہ مسعودیہ کراچی
Idara-e-Mas'udia, Karachi

وکونوا مع الصادقین

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ